غور کرنے کی باتیں:

آپ نے اس نظم میں پڑھا کہ مئی کا مہینہ آتے ہی گرمی کا موسم شباب پر آجاتا ہے۔ کڑی دھوپ اور لو سے چرند و پرند سب پریشان رہتے ہیں۔ امیر تو حویلی میں محفوظ ہوتے ہیں مگر غریب بغیر پنکھے، چھت اور کمرے کے زیادہ پریشان ہوتے ہیں۔ اللہ ہی اس شدید گرمی میں ان کی حفاظت کرنے والا ہے۔

سوچئے اور بتایئے:

۱۔ مئی کے مہینے میں گرمی کا کیا حال ہوتا ہے؟

۲۔ گرمی کے موسم میں چرند و پرند کہاں چھپ جاتے ہیں؟

۳۔ گرمی کے موسم میں غریبوں کو کیا پریشانیاں ہوتی ہیں؟

۴۔ گرمی سے در و دیوار کب تپنے لگتے ہیں؟

خالی جگہوں کو دیئے ہوئے الفاظ سے بھریئے:

۱۔ بارہ بجے سورج.......... پر آجاتا ہے (سر/ دور)

۲۔ بنی آدم........... کی طرح تڑپتے ہیں (مچھلی/ درندے)

۳۔ غریبوں کا اللہ.......... ہے (مالی/ بیلی)

۴۔ گرمی سے درندے...... میں چھپ جاتے ہیں (جھاڑیوں/ پانیوں)

نیچے لکھے الفاظ کو استعمال کرتے ہوئے ''گرمی کے موسم'' پر ایک اقتباس لکھیے:

محنت سایہ دھوپ پسینہ حویلی کمرہ

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

بیگم حضرت محل

ہندستان کی پہلی جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں لڑی گئی۔ انگریزوں کی غلامی سے اپنے وطن کو آزاد کرانے کے لیے مَردوں کے ساتھ ساتھ عورتیں بھی میدانِ جنگ میں آ گئی تھیں۔ ہندستان کی ان بہادُر عورتوں میں سے ایک کا نام بیگم حضرت محل تھا۔

بیگم حضرت محل اودھ کے آخری نواب واجد علی شاہ کی بیگم تھیں۔ وہ فیض آباد کے ایک غریب گھرانے میں پیدا ہوئیں۔ ماں باپ نے ان کا نام اُمراؤ رکھا۔ ان کا بچپن فیض آباد میں گزرا۔ جب وہ لکھنؤ آئیں تو واجد علی شاہ کی بیگم بنیں۔ واجد علی شاہ اودھ کے تخت پر بیٹھے تو انھوں نے اپنی چہیتی بیگم کو ”حضرت محل صاحبہ“ کا خِطاب دیا اور ان کے بیٹے برجیس قدر کو اپنا ولی عہد مقرر کیا۔

انگریزوں نے ہندوستان کے ساتھ تجارت کرنے کے لیے ایسٹ انڈیا کمپنی قائم کی تھی۔ آہستہ آہستہ یہ کمپنی حکومت کے کاموں میں دخل دینے لگی۔ ہر ریاست میں اُن کا ایک نمائندہ رہتا تھا۔ اودھ میں حکومت کا سارا اِنتظام دھیرے دھیرے کمپنی کے نُمائندے نے اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔ آخر کار کمپنی کی حکومت نے واجد علی شاہ کو تخت سے اتار کر کلکتہ میں نظر بند کر دیا اور اَودھ پر پورا قبضہ کر لیا۔

اُس وقت اودھ میں ایسے بلند حوصلہ لوگ بہت کم تھے جو کمپنی کے خلاف اٹھتے اور بادشاہت کو

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

آؤ! ہم ماحول بچائیں

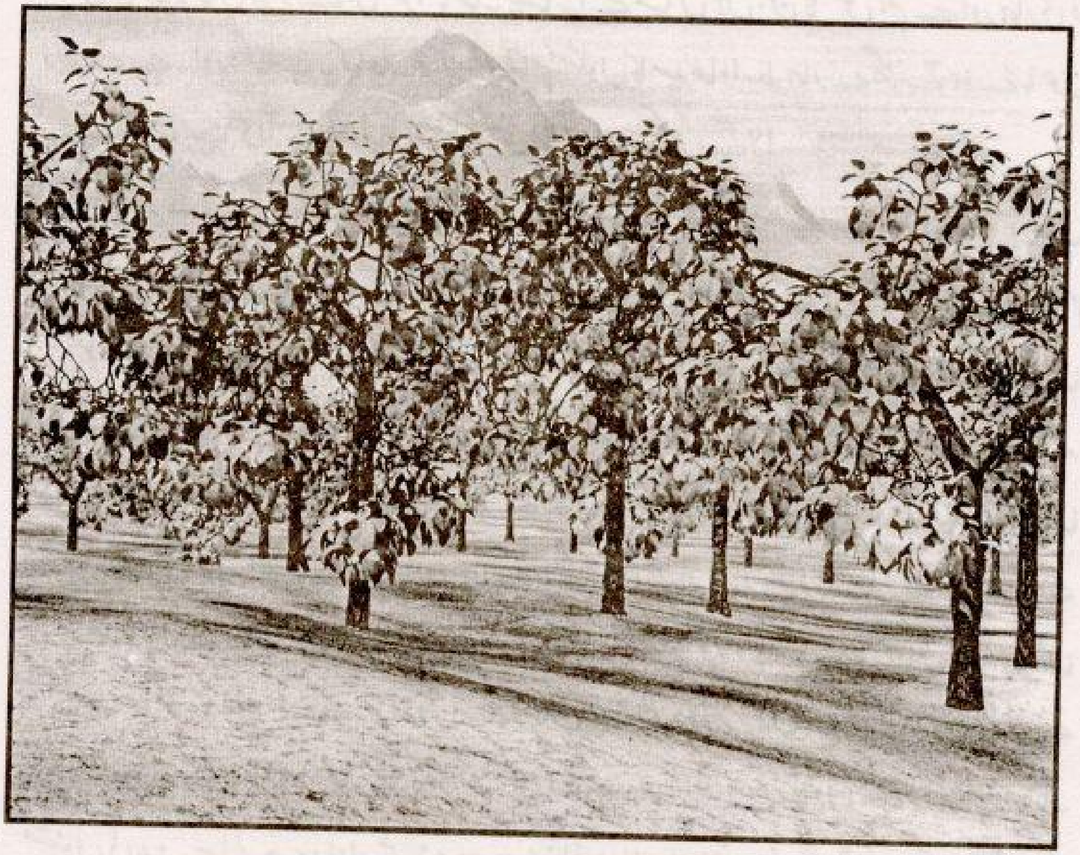

ایک عام آدمی کی نظر میں ماحولیاتی مسئلہ بھی ایک "سائنسی مسئلہ" ہے، جس پر سائنس داں بحث کرتے رہتے ہیں۔ اُس کے خیال میں یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے جس میں عام آدمی دلچسپی لے یا جس پر غور وفکر کیا جائے۔ لیکن ذرا بتایئے کہ کیا ہم کو اس بات کی فکر نہیں ہے کہ آج کل کینسر کا مَرَض اتنی

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

نیچے الفاظ کے دو، دو ہم معنی لفظ تلاش کیجیے اور سامنے دی گئی خالی جگہ میں لکھیے:

پوشیدہ ....

آگ ....

گرمی ....

آسان ....

امید ....

مصرعوں کو مکمل کیجیے:

در و دیوار ہیں..........................سے تپتے

بنی آدم ہیں..........................سے تڑپتے

امیروں کو..............................ہو حویلی

غریبوں کا بھی ہے......................بیلی

خود سے کرنے کے لیے

اپنے دوست کو خط لکھ کر 'بہار کی گرمی' میں پیش آنے والی مشکلات کا ذکر کیجیے۔

-☆-

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

کھود کر بنجر بنادی گئی۔ وقت کے ساتھ ساتھ نئی نئی ترقیات ہوتی گئیں اور انسانی زندگی پر مشینوں کی گرفت بڑھتی گئی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جو قدرتی توازن اس دنیا میں رہنے والوں کے درمیان تھا، وہ برباد ہو گیا۔

انسان کے اردگرد اُس کے اہم ترین ساتھی زمین، ہوا، پانی، جنگلات اور دیگر جاندار ہیں۔ یہی اُس کا ماحول کہلاتے ہیں۔ ان سبھی کا آپس میں ایک دوسرے سے تعلق بھی ہے۔ اگر زمین خراب ہوگئی تو انسان اس سے متاثر ہوگا اور اگر انسان کا رویہ زمین کے تئیں بگڑے گا تو زمین خراب ہوگی۔ انسان کی بڑھتی ہوئی آبادی اور مشینی دور کی آمد نے اِس آپسی تعلق کو تہس نہس کر دیا۔ کارخانوں اور فیکٹریوں نے نہ صرف یہ کہ کچے مال کی شکل میں قدرتی وسائل کو بے تحاشہ استعمال کیا۔ بلکہ ان سے نکلنے والے زہریلے مادوں نے ہوا، پانی، اور زمین کو زہریلا کرنا شروع کر دیا۔ کارخانوں کی چمنیوں اور موٹر گاڑیوں سے نکلنے والے دھوئیں اور گیسوں نے ہوا کو آلودہ کر دیا۔ جب فیکٹریاں اور گاڑیاں کم تھیں تو فضا میں کم گیسیں خارج ہوتی تھیں اور یہ تھوڑی سی مقدار بہت جلد ہوا میں گھل مل کر اتنی ہلکی ہو جاتی تھی کہ اس کا زہریلا پن ختم ہو جاتا تھا۔ لیکن اب صورت حال مختلف ہے۔ اب اتنی زیادہ مقدار میں یہ گیسیں ہوا میں خارج ہوتی ہیں کہ ان کا پھیلنا اور تحلیل ہونا ناممکن ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ یہ تمام زہریلی گیسیں خطرناک حد تک ہوا میں جمع ہو رہی ہیں۔ شہری اور صنعتی علاقوں کے اوپر یہ گیسیں ایک غلاف کے مانند چھائی رہتی ہیں۔ ایسی ہوا میں جب ہم لوگ سانس لیتے ہیں تو یہ سب کیمیائی مادّے ہمارے جسم میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ہمارے کارخانوں اور موٹر گاڑیوں سے خارج ہونے والی گیسوں میں زیادہ مقدار کاربن مونو آکسائیڈ گیس کی ہوتی ہے۔ ان سبھی گیسوں کی زیادتی ہمارے قدرتی ماحول کے لیے مُضر ہے ان میں سے کچھ گیسیں تیزاب کی شکل میں زمین پر واپس آتی ہیں۔ ایسی بارش کو ''تیزابی بارش'' کہا جاتا ہے اور کئی ممالک کو ان بارشوں کا تجربہ ہو چکا ہے اور ہو رہا ہے۔ تیزابی بارش کی سب سے اہم وجہ سلفر ڈائی آکسائیڈ گیس ہے۔ فضا میں اس گیس کی زیادتی خطرے کی

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

شدّت کیوں اختیار کرگیا ہے۔ دل کے امراض کیوں عام ہورہے ہیں، لوگوں کو سانس کی تکلیف کیوں ہورہی ہے۔ موسموں کا چلن کیوں بگڑ گیا ہے؟ برسات کی وہ رُتیں اور جھڑیاں کیوں ختم ہوگئی ہیں؟ دریاؤں کا پانی گدلا اور کنوؤں کا پانی زہریلا کیوں ہوگیا ہے؟ تازہ ہوا کے وہ جھونکے کہاں چلے گئے جو روح کو شاد کر جایا کرتے تھے۔ موتی کی طرح شفاف پانی کے وہ قدرتی چشمے کہاں کھو گئے ؟جن کی تہہ کا حال اوپر سے ہی نظر آتا تھا۔ یقیناً یہ ایسے مسائل ہیں جن کا تعلق ہم سے اور ہماری فنا و بقا سے ہے۔ اور اگر اب یہ کہا جائے کہ اِن تمام مسئلوں کا سیدھا واسطہ ہمارے بگڑتے ہوئے ماحول سے ہے تو کیا اب بھی آپ ماحولیاتی مسئلے کو محض سائنسی مسئلہ کہیں گے؟!

قدرت نے دنیا کی ہر چیز کو ضرورت کے اعتبار سے ایک دوسرے سے جوڑ دیا ہے۔ یہاں پر ایک چیز دوسری چیز کو کسی نہ کسی طرح متاثر کرتی ہے۔ اس آپسی تعلق کو سمجھنے اور سمجھانے کا نام ''ماحولیاتی سائنس'' ہے۔ زمانہ قدیم میں انسان اس تعلق سے نہ صرف بخوبی واقف تھا بلکہ اس کی زندگی ان قدرتی وسائل کے گرد گھومتی تھی۔ وہ پانی کے ذخیروں کے پاس بستیاں قائم کرتا تھا تاکہ قدرتی پانی اسے حاصل ہوتا رہے۔ جنگلات سے وہ لکڑی، چارہ اور غذا حاصل کرتا تھا۔ زمین وسیع تھی اور آبادیاں کم تھیں۔ اُن پر دباؤ بڑھا اور ان کے لئے آپس میں لڑائیاں شروع ہوئیں۔ کسی مُلک کے زرخیز علاقوں نے وہاں حملہ آوروں کو بلا لیا تو کسی ملک کے جانور و چراگاہیں دُشمن کی نظروں میں آگئیں۔ طاقتور قومیں اور ملک کمزوروں کے وسائل پر قابض ہوکر انہیں بے دریغ استعمال کرنے لگے۔ قدرتی وسائل پر دوسرا حملہ یوں ہوا کہ صنعتی انقلاب نے انسان کو مشینوں سے روشناس کرایا۔ مشینوں کی مدد سے اگرچہ پیداوار میں زبردست اِضافہ ہوا اور ایسا ضروری بھی تھا کیوں کہ بڑھتی ہوئی آبادی کی ضروریات بڑھتی جارہی تھیں۔ لیکن اس اضافے نے کچے مال کی مانگ اور بھی بڑھا دی۔ جہاں کاغذ بنانے کے کارخانے لگے، وہ علاقے جنگلات سے پاک ہوگئے۔ کیونکہ تمام لکڑیاں کاغذ بنانے کی نذر ہوگئیں۔ جہاں کسی دھات سازی کا کام ہوا تو وہاں کان اتنی کھودی گئی کہ تمام زمین کھود

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

مشق

پڑھیے اور سمجھے

لفظ		معنی
خام	-	کچا
دھات سازی	-	دھات بنانا
کان کنی	-	کان کھودنا
مکین	-	مکان میں رہنے والا
تحلیل ہونا	-	گھل جانا، حل ہو جانا
کثافت	-	گندگی، میل کچیل
آلودگی	-	گندگی
شاد	-	خوش
خارج ہونا	-	باہر نکلنا
مضر	-	نقصان دہ

غور کرنے کی باتیں:

اس مضمون میں ہمارے سماج کے ایک اہم مسئلے پر گفتگو کی گئی ہے۔ آج جانے یا انجانے ہم اپنے ماحول کو بگاڑ رہے ہیں اور اپنے لئے بہت سے خطرات پیدا کر رہے ہیں مگر ہم میں سے اکثر اس سے بے خبر ہیں۔ اپنے ماحول کو بچانے کے لئے ہمیں سوچنا ہوگا اور ایسے کام کرنے ہوں گے جن سے ہمارا معاشرہ صاف ستھرا اور صحت مند رہے۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

گھٹتی ہے۔ کیونکہ تیزابی بارشیں نہ صرف یہ کہ پیڑ پودوں اور جانداروں کونقصان پہنچاتی ہیں بلکہ ان سے عمارتیں اور دیگر سامان بھی متاثر ہوجاتے ہیں۔

موٹر گاڑیوں سے نکلنے والی کثافت نے ہوا کومتاثر کیا ہے تو کارخانوں کی آلودگی ہوا کے علاوہ پانی اور زمین کو بھی خراب کرتی ہے۔ جب کارخانے کم تھے تو ان کی آلودگی پانی میں تحلیل ہوجاتی تھی لیکن جیسے جیسے کارخانوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا پانی میں آلودگی بڑھتی گئی۔ آج یہ حال ہے کہ کسی بھی دریا کو ہم پوری طرح صاف اور صحت مند نہیں کہہ سکتے۔ کسی کا پانی سڑ رہا ہے تو کسی کا پانی رنگین ہوگیا ہے۔ کسی میں کچرا بہت ہے تو کسی کے پانی میں تیزابیت اتنی ہے کہ اس میں رہنے والے بھی جاندار ہلاک ہو چکے ہیں۔

ہوا اور پانی کی گندگی کو قابو میں رکھنے کے لئے قدرت نے بڑا اچھا انتظام کر رکھا ہے۔ زمین کے سینے پر پھیلے ہوئے جنگلات یہ کام بخوبی انجام دیتے ہیں۔ ہوا کی آلودگی کو درخت اور دیگر پودے جذب کر لیتے ہیں اور ان سے خارج ہونے والی آکسیجن گیس ہوا کے زہریلے پن کو بھی کم کر دیتی ہے۔ تاہم افسوس کی بات یہ ہے کہ جنگلات بھی انسان کی دسترس سے محفوظ نہ رہے۔ کہیں پر رہائش کے لیے جنگلات کو صاف کیا گیا تو کہیں کھیتی باڑی کے لئے جنگلات کاٹے گئے یا پھر کارخانوں اور فیکٹریوں کو قائم کرنے کے لئے جنگلات کو ختم کیا گیا۔ ان سب باتوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ زمین کا یہ ہرا غلاف اترنے لگا جس کی وجہ سے آلودگی میں مزید اضافہ ہوا ہے۔........... بھلا ہم میں سے کون ہے جسے اپنی صحت عزیز نہ ہو؟ تو پھر یہ بے حسی کیسی ہے۔ ہم کیوں انتظار کریں کہ جب چیکنگ اور چالان شروع ہوں تبھی اپنی گاڑیوں اور کارخانوں کو دُرست کریں۔ اگر ہم کو اپنی صحت پیاری ہے اور اپنے آس پاس کی فضا صحت مند رکھنی ہے تو ہمیں یہ بے حسی اور لاپروائی چھوڑنی ہوگی۔ ورنہ یقین کریں کہ ہم اپنے آس پاس ایسی زہریلی فضا اور ماحول پیدا کردیں گے جس میں ہم کبھی مُسکرا نہ سکیں گے اور شاید اگلی نسل کی مُسکراہٹ تو دیکھ بھی نہ سکیں گے۔ (ماخوذ)

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

ان سوالوں کے جواب دیجیے:

ا۔ ''صنعتی انقلاب'' سے ہمارے قدرتی وسائل کس طرح متاثر ہوئے ہیں؟ تفصیل سے سمجھائیے۔

۲۔ ''تیزابی بارش'' کسے کہتے ہیں؟ اس کے اسباب پر روشنی ڈالیے؟

۳۔ ہمارے کارخانوں اور موٹر گاڑیوں سے زیادہ تر کون سی گیسیں خارج ہوتی ہیں؟

مندرجہ ذیل الفاظ کی ضد (الٹا) بتائیے:

قدیم شاد راحت زرخیز خارج مضر

نیچے لکھے ادھورے جملوں کو ان کے ساتھ دیے گئے الفاظ کی ضد سے مکمل کیجیے:

قدیم شاد راحت زرخیز خارج مضر

ا۔ گوتم بدھ پارک..........طرز تعمیر کا نمونہ ہے۔

۲۔ ناکامی انسان کے دل کو..............کرتی ہے۔

۳۔ اس کی بدسلوکی نے مجھے بہت..............دی۔

۴۔ ریگستان کی زمین..............ہوتی ہے۔

۵۔ وہ پچھلے دروازے سے..............ہوا۔

۶۔ تازہ ہوا صحت کے لیے..............ہوتی ہے۔

خود سے کرنے کے لیے

اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر لوگوں کو پیڑ پودے لگانے، آلودگی کم کرنے، گاڑیوں اور کارخانوں کی زہریلی گیسوں کو دور کرنے کے لئے تاکید کیجیے۔ اور ایک پوسٹر بنائیے جس پر مختلف رنگوں سے لکھیے:

''آؤ ہم ماحول سجائیں بچوں کی مُسکان بچائیں''

-☆-

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

آرہا ہوں۔ وہاں ایک نئی بستی بسائی جارہی ہے اور لوگوں کو مُفت زمین دی جارہی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی چاہے تو زیادہ زمین خرید بھی سکتا ہے۔ نجوم کے تو دل کی مُراد بر آئی۔ وہ اپنی زمین اور مکان بیچ کے وہاں چلا گیا اور سرکار سے ملنے والی زمین کے علاوہ مزید زمین خرید کر ایک بڑی زمین کا مالک ہو گیا۔ اُس نے گاؤں کی بوڑھی عورت کو بقایا رقم بھی ادا کر دی۔

نئی جگہ پر نجوم کی دوستی نئے لوگوں سے ہوئی۔ ان میں سے کئی ایسے تھے جن کے پاس نجوم سے زیادہ زمین تھی۔ چنانچہ اُسے اپنی زمین پھر چھوٹی لگنے لگی۔ ایک دن ایک تاجر سے نجوم کی ملاقات ہوئی۔ وہ تاجر مختلف علاقوں میں جا جا کر اپنا مال بیچتا تھا۔ اس نے نجوم کو بتایا ''یہاں سے دُور باشکروں کے علاقے میں زمین بہت سستی ہے۔ باشکروں کے پاس زمین بے حساب ہے، مگر وہ کھیتی باڑی کرنا نہیں جانتے۔ مویشی پالتے ہیں اس لئے زمین بہت سستے داموں بیچ دیتے ہیں۔ یہ لوگ بہت سیدھے سادے ہیں۔ اگر ان کے لئے تحفے لے جاؤ تو وہ اور خوش ہو جائیں گے۔''

یہ سن کر نجوم کی باچھیں کھِل گئیں اور وہ وہاں کے لئے روانہ ہو گیا۔ اس نے بہت سے تُحفے تحائف خریدے اور ایک نوکر کو ساتھ لے کر باشکروں کے علاقے کی طرف چل پڑا۔ سات دن اور سات رات کا سفر طے کرنے کے بعد ان کی گھوڑا گاڑی باشکروں کے علاقے میں پہنچ گئی۔ تحفے پا کر باشکر بہت خوش ہوئے اور نجوم کا شکریہ ادا کر کے پوچھا ''ہم آپ کی کیا خدمت کر سکتے ہیں؟''

''میں آپ کی کچھ زمین خریدنا چاہتا ہوں۔'' نجوم نے کہا۔

''ہمارے پاس بہت زمین ہے۔ آپ جتنی اور جدھر کی زمین چاہیں پسند کر لیں۔'' ایک لمبے قد کا نوجوان جو کھال کی ٹوپی پہنے ہوئے تھا، بولا۔ یہ باشکروں کا سردار تھا۔

''زمین کی قیمت؟'' نجوم نے سوال کیا۔

''ایک دن کے ایک ہزار روبل!'' سردار نے جواب دیا۔

''میں سمجھا نہیں۔'' نجوم نے کہا۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

روسی کہانی

دو گز زمین

بہت دن ہوئے روس کے ایک گاؤں میں ایک کسان رہتا تھا نجوم۔ اس کو اس بات کا غم کھائے جاتا تھا کہ وہ ایک بڑی زمین کا مالک نہیں ہے۔ وہ چاہتا تھا کہ اُس کے پاس اتنی زمین ہو کہ کوئی کسان اُس کی برابری نہ کر سکے۔ اُسی گاؤں میں ایک بوڑھی عورت رہتی تھی جو کافی زمین کی مالک تھی۔ اس نے اپنی زمین بیچنے کا اِرادہ کیا۔ گاؤں کے بہت سے لوگوں نے اپنی اپنی حیثیت کے مطابق زمین کے چھوٹے بڑے ٹکڑے خرید لئے۔ نجوم بھی زمین خریدنا چاہتا تھا مگر اُس کے پاس رقم کم تھی۔ آخر زمین کی مالکن اس پر راضی ہوگئی کہ بقیہ رقم وہ سال بھر کے بعد ادا کرے۔ اِس طرح نجوم نے بھی تھوڑی زمین خرید لی۔ اب اُس کے پاس پہلے سے زیادہ زمین تھی، مگر اس کے دِل کو اطمینان نہ تھا۔ اس کا جی چاہتا تھا کہ وہ ایک بڑا زمیندار بنے۔

ایک دن نجوم اپنے صحن میں بیٹھا تھا کہ ایک مُسافر اُدھر سے گُزرا۔ نجوم نے اسے آواز دی اور پوچھا کہ آپ کہاں سے آرہے ہیں۔ مسافر نے بتایا کہ میں والگا ندی کے اُس پار ایک زمین دیکھ کر

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

اور پھر ٹوپی زمین پر رکھ دی۔

چنانچہ ادھر سورج نے مشرق سے جھانکا اور اُدھر نجوم نے اپنا پہلا قدم اٹھایا۔ اُس کے پیچھے پیچھے کئی باشکر زمین میں کھونٹیاں گاڑتے چلے جا رہے تھے۔ تقریباً پانچ کلو میٹر تک وہ ایک ہی رفتار سے چلتا رہا۔ نہ بہت تیز نہ بہت آہستہ۔ اِتنی دُور چلنے کے بعد اُس کے جسم میں گرمی آگئی۔ اس نے اپنی واسکٹ کے بٹن کھول دیے اور ذرا تیز چلنے لگا۔ کوئی پانچ میل اور چلنے کے بعد اسے تھکن محسوس ہونے لگی۔ سورج بھی اب کافی اوپر آ گیا تھا۔ اور اس کی کرنیں آنکھوں میں چُبھنے لگی تھیں۔ نجوم نے سوچا کوئی پانچ میل سیدھا چلنے کے بعد وہ بائیں طرف مڑ جائے گا۔ اور سورج کے اوپر آتے ہی واپسی کا سفر شروع کر دے گا۔ مگر وہ جتنا آگے بڑھتا جاتا تھا، اتنی ہی ہریالی اور اُونچی گھاس اسے نظر آتی تھی۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ آگے کی زمین زیادہ زرخیز ہے۔ وہ لالچ میں آ کر بڑھتا گیا اور بائیں طرف مُڑنا ہی بھول گیا۔

نجوم جتنا آگے بڑھتا جاتا تھا، اُتنی ہی اچھی زمین اس کے پیروں تلے آتی جاتی تھی۔ اور زیادہ سے زیادہ زمین حاصل کرنے کی اس کی ہوس بڑھتی جاتی تھی۔ چنانچہ وہ اپنی رفتار اور بھی بڑھا دیتا تھا۔ اچانک اس کی نظر اپنے سائے پر پڑی جو اُس کے ساتھ ساتھ دوڑ رہا تھا۔ اِس کا مطلب تھا کہ سورج مغرب کی طرف ڈھل چکا تھا، لیکن وہ واپس مڑنے کے بجائے بائیں طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ وہ سوچنے لگا کہ اب ٹیلے کی طرف مُڑنا چاہئے مگر زمین کے لالچ نے اسے مُڑنے نہ دیا اور وہ آگے بڑھتا ہی گیا۔

سورج ڈوبنے میں اب زیادہ دیر نہ تھی مگر اب تک اسے ٹیلہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ اُس کی سانس لوہار کی دھونکنی کی طرح چل رہی تھی۔ حلق میں پیاس سے کانٹے پڑ گئے تھے۔ تھکن سے دَم نکل رہا تھا۔ مگر وہ دوڑتا گیا، دوڑتا گیا۔ ڈوبتے سورج کی کرنیں اُس کی آنکھوں میں چُبھنے لگیں اور سامنے کا منظر دھندلا سا ہو گیا۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

''مطلب یہ کہ ایک دن جتنی زمین کے اطراف آپ چکر لگالیں گے وہ ایک ہزار روبل میں آپ کی ہوجائے گی۔'' سردار نے جواب دیا۔

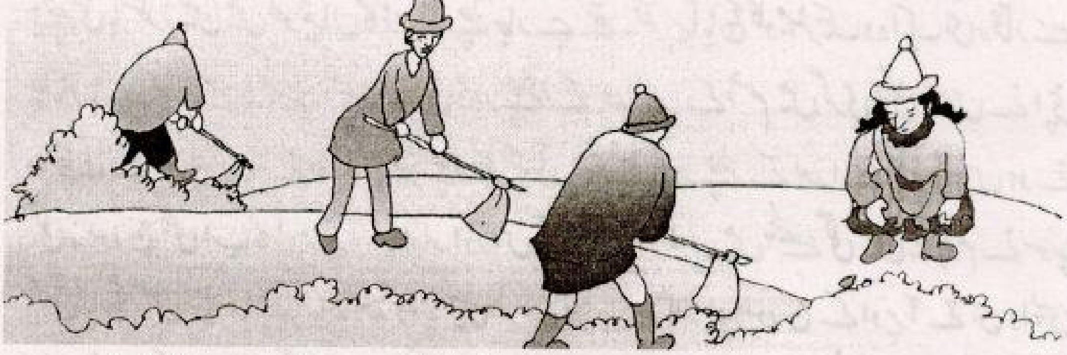

''ایک دن میں تو آدمی بہت بڑی زمین کے گرد چکر لگا سکتا ہے۔'' نجوم نے خوش ہوکر کہا۔

سَردار نے جواب دیا'' جی ہاں! مگر شرط یہ ہے کہ جس جگہ سے آپ سورج نکلتے ہی چلنا شروع کردیں گے، اسی جگہ سورج ڈوبنے سے پہلے آپ کو پہنچنا ہوگا۔ اگر آپ پہنچ گئے تو جتنا بڑا چکّر آپ لگالیں گے اُس کے اَندر کی ساری زمین آپ کی ہوگی اور نہ پہنچ پائے تو نہ ہی زمین ملے گی اور نہ ہی آپ کی رَقم واپس ہوگی۔''

نجوم نے پہلے ہی سے طے کرلیا تھا کہ مشرِق سے اُبھرتے ہوئے سورج کی طرَف چلنا شروع کردے گا، دوپہر سے پہلے بائیں کو گھوم جائے گا اور چکّر لگاتا ہوا شام سے پہلے لوٹ کر ٹیلے پر پہنچ جائے گا۔

بھلا نجوم کو اس میں کیا اعتراض ہوسکتا تھا اُس نے فوراً یہ شرط مان لی۔ رات زیادہ ہوچکی تھی نجوم سونے کے لئے چلا گیا۔ سورج کی پہلی کِرن کے ساتھ اُس کو اپنا سفر شروع کرنا تھا۔ اس نے جَلدی سے مُلازِم کو جگایا، تیزی سے تیار ہوا اور فوراً سردار کی جھونپڑی میں پہنچ گیا۔

سب باشکر وہاں پہلے ہی پہنچ چکے تھے۔ ناشتہ کرکے سورج نکلنے سے پہلے ہی ٹیلے پر جمع ہوگئے۔ نجوم کو یہیں سے اپنا سفر شروع کرنا تھا۔ سردار نے اُس سے ایک ہزار روبل لے کر اپنی ٹوپی میں ڈالے

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

سوچیے اور بتایئے:

۱۔ ہمیں اپنے ماحول کو بچانے کے لئے کیا کیا اقدامات کرنے چاہئیں؟

۲۔ ماحول بچانا کیا صرف سائنسدانوں ہی کا کام ہے یا ہر شہری کا؟ مختصراً بتایئے؟

۳۔ ہمارے ماحول کو کون کون سی چیزیں آلودہ کر رہی ہیں؟

خالی جگہوں کو دیے ہوئے الفاظ سے بھریئے:

۱۔ انسان کے ارد گرد اس کے اہم ترین.........زمین، ہوا اور پانی ہیں۔
(ساتھی/دشمن)

۲۔ ماحولیاتی مسئلہ بھی ایک.............ہے (خانگی مسئلہ/سائنسی مسئلہ)

۳۔ بچوں کی..........بچائیں۔ (مسکان/امکان)

نیچے لکھے ہوئے جملوں کو غور سے پڑھیں:

- ان پر دباؤ بڑھا۔
- آپس میں لڑائیاں شروع ہوئیں۔

اوپر دی گئی مثالوں میں فاعل موجود نہیں ہے۔ ایسا جملہ جس میں صرف وہ چیز یا شخص معلوم ہو جس پر اثر ہوا ہے اور کام کرنے والا (فاعل) نہ معلوم ہو تو اسے مجہول کہتے ہیں۔ جیسے خط سنایا گیا۔ یہاں سنانے والا یعنی فاعل نامعلوم ہے اس لیے اسے مجہول کہتے ہیں۔ فعل مجہول کی کم سے کم تین مثالیں اپنی کتاب سے تلاش کر کے لکھیے۔

ان لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

صحت فضا گیس توازن مشین مکین

مندرجہ ذیل الفاظ سے مذکر اور مونث الفاظ تلاش کر کے جملوں میں استعمال کیجیے:

مرض مسئلہ بحث فکر تکلیف وسیلہ

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

اب اسے ٹیلہ نظر آنے لگا تھا۔ سورج ٹیلے کے پیچھے چلا گیا تھا۔ اِس لئے وہ ٹیلے پر کھڑے ہوئے لوگوں کے دھندلے سایے دیکھ سکتا تھا۔ وہ لوگ ہاتھ ہلا ہلا کر اسے بلا رہے تھے۔ لیکن ان کی آوازیں اس کے کانوں میں نہیں پہنچ رہی تھیں، کیونکہ ابھی کافی فاصلہ باقی تھا۔

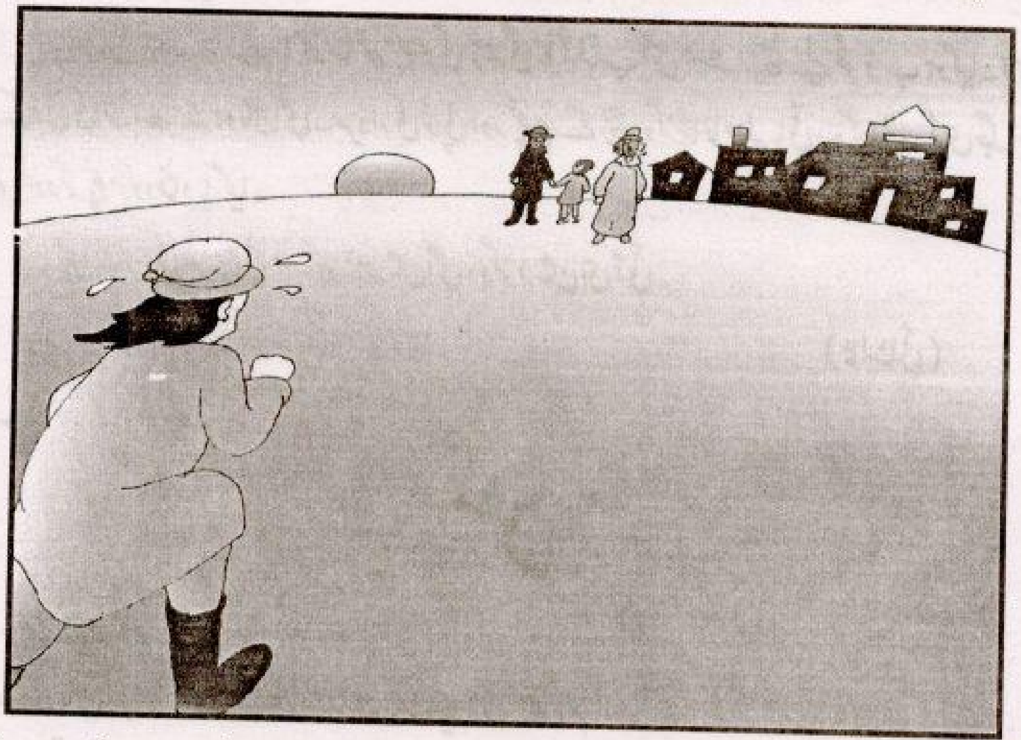

نچوم نے اپنی رفتار اور بھی تیز کر دی۔ جیسے جیسے ٹیلہ نزدیک آتا گیا اُس کی جدّ وجہد بھی تیز ہوتی گئی لیکن اب پیر اس کا ساتھ نہیں دے رہے تھے۔ اُن سے خون رسنے لگا تھا۔ کانوں میں سیٹیاں سی بجنے لگی تھیں۔ دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ دم پھولنے لگا تھا اور جسم پسینے میں شرابور تھا۔ مگر وہ رک نہیں سکتا تھا۔ اسے ایک بہت بڑی زمین کا مالک جو بننا تھا۔

کسی نہ کسی طرح وہ ٹیلے کے قریب پہنچ گیا۔ لوگ اُس کی ہمت بڑھا رہے تھے" اور تیز اور تیز!'' کی آوازیں اُس کے کانوں میں گونجنے لگیں۔ وہ ٹیلے پر چڑھنے لگا۔ سردار کی ٹوپی اُسے صاف دکھائی دے رہی تھی۔ پھر وہ جان توڑ کر دوڑنے لگا۔ لیکن تیزی سے ٹیلے پر چڑھنا آسان نہ تھا۔ وہ

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

صرف پڑھنے کے لیے

ہم بادل کہلاتے ہیں

زور کی گرمی جب پڑتی ہے
ہند مہاساگر سے اُٹھ کر بھارت پہ چھا جاتے ہیں
تیز چلا کر اپنے پنکھے گرمی دور بھگاتے ہیں
ساری رت بدلاتے ہیں
ٹھنڈی ٹھنڈی مست ہوائیں، دامن میں بھر لاتے ہیں

ہم بادل کہلاتے ہیں

بادل بننے سے پہلے ہم پانی ہی کہلاتے ہیں
جب ہم پر پڑتی ہیں کرنیں، ہم بادل بن جاتے ہیں
بادل بن کر جب اڑتے ہیں پربت سے ٹکراتے ہیں
ہم بارش لے آتے ہیں
ٹھنڈی ٹھنڈی مست ہوائیں دامن میں بھر لاتے ہیں
ہم بادل کہلاتے ہیں
جب ہم آکر ہندوستان کی دھرتی پر چھا جاتے ہیں
اپنے اپنے کھیتوں میں ہل والے ہل لے آتے ہیں
ہل وہ چلاتے ہیں جب اپنا، ہم پانی برساتے ہیں
مل کر اناج اگاتے ہیں
ٹھنڈی ٹھنڈی مست ہوائیں دامن میں بھر لاتے ہیں
ہم بادل کہلاتے ہیں

جگن ناتھ آزاد

-☆-

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

باشکر	-	روس کے ایک قبیلے کا نام جو مویشی پالتا ہے۔
مویشی	-	پالتو جانور، وہ چوپائے جن سے کھیتی باڑی کے کاموں میں مدد لی جاتی ہے۔
زرخیز زمین	-	اُپجاؤ زمین، وہ زمین جس میں پیداوار زیادہ ہو۔
روبل	-	روسی سکہ
اعتراض	-	بات کاٹنا، رائے سے اختلاف کرنا
قطار	-	لائن، صف
سردار	-	حاکم، افسر
ٹیلہ	-	پہاڑی، مٹی کا تودہ
واسکٹ	-	بغیر آستین کی جیکٹ
بوجھل	-	بھاری
ہوَس	-	حرص، زیادہ لالچ
غم کھانا (محاورہ)	-	کڑھنا یا اندر ہی اندر دکھ برداشت کرنا
حیثیت کے مطابق	-	بساط کے برابر، مقدور بھر، اپنی حالت کے مطابق
باچھیں کھلنا (محاورہ)	-	بہت خوش ہونا
ہاتھوں ہاتھ لینا (محاورہ)	-	گرمجوشی سے استقبال کرنا
جان توڑ کر	-	پوری طاقت لگا کر
زندگی کا آفتاب غروب ہونا (محاورہ)	-	مرجانا، زندگی کا سورج ڈوب جانا
جدو جہد	-	مسلسل کوشش، لگاتار محنت

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

بار بار ٹھوکریں کھا رہا تھا، اُدھر سورج کی کرنیں ٹوپی کے کناروں کو چھو رہی تھیں۔ اچانک نچوم زبردست ٹھوکر کھا کر گر پڑا۔ گرتے گرتے بھی اپنا ہاتھ ٹوپی کی طرف بڑھایا، مگر وہ اُس کی اُنگلیوں سے اب بھی کچھ دور تھی۔

سورج ڈوبنے کے ساتھ ساتھ نچوم کی زندگی کا آفتاب بھی ہمیشہ کے لیے غُروب ہو گیا۔ اس کے دل کی حرکت بند ہو چکی تھی۔ سردار کی ٹوپی اور نچوم کے بیچ دو گز کا فاصلہ باقی رہ گیا تھا۔ اُسی جگہ پر قبر کھود کر نچوم کو دفنا دیا گیا۔

ہر انسان کی طرح نچوم کے حصے میں بھی دو گز زمین ہی آئی۔

(ٹالسٹائی)

مشق

پڑھیے اور سمجھیے

روس	–	ایک ملک کا نام
رقم	–	روپے، پیسے
بقیہ	–	باقی بچا ہوا
زمیندار	–	زمینوں کا مالک
والگا	–	روس کی ایک ندی کا نام
مراد بر آنا	–	تمنا پوری ہونا، مقصد پورا ہونا
مزید	–	زیادہ
بقایا	–	بچا ہوا، باقی، وہ رقم جس کی ادائیگی دوسرے پر واجب ہو۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

۲۔ نچوم چاہتا تھا کہ وہ ایک بڑا زمیندار بنے۔

۳۔ باشکروں کے پاس زمین کم تھی۔

۴۔ ہر جھونپڑی کے پیچھے موٹر گاڑیاں بندھی ہوتی تھیں۔

۵۔ میں آپ کی زمین خریدنا چاہتا ہوں۔

۶۔ سردار نے اس سے دو ہزار روبل لے کر اپنی ٹوپی میں ڈالے۔

۷۔ ہمارا ملازم اس ٹوپی کے پاس موجود رہے گا۔

۸۔ دور دور تک ٹیلہ دکھائی نہ دیتا تھا۔

۹۔ لوگ اس کی ہمت گھٹا رہے تھے۔

خالی جگہ کو بھریئے:

۱۔ نچوم بھی .... خریدنا چاہتا تھا۔

۲۔ لوگوں کو .... زمین دی جا رہی ہے۔

۳۔ ایک دن .... سے نچوم کی ملاقات ہوئی۔

۴۔ ایک دن میں تو آدمی بہت بڑی زمین کے .... چکر لگا سکتا ہے۔

۵۔ اس کے پیچھے پیچھے کئی .... زمین میں کھونٹیاں گاڑتے چلے آ رہے تھے۔

۶۔ سورج کی کرنیں اس کی .... میں چبھنے لگی تھیں۔

۷۔ وہ .... میں آ کر آگے بڑھتا گیا اور بائیں طرف مڑنا ہی بھول گیا۔

۸۔ اس کی سانس .... کی طرح چل رہی تھی۔

۹۔ لوگ اس کی .... بڑھا رہے تھے۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

سوچیے اور بتایئے:

۱۔ نچوم کی کیا خواہش تھی؟

۲۔ مسافر نے نچوم کو کون سی خوش خبری سنائی؟

۳۔ خوش خبری سن کر نچوم نے کیا کیا؟

۴۔ تاجر نے نچوم کو کیا مشورہ دیا؟

۵۔ باشکروں نے نچوم کی کیا تواضع کی؟

۶۔ باشکروں کے سردار نے زمین فروخت کرنے کی کیا شرط رکھی؟

۷۔ نچوم آگے کیوں بڑھتا چلا گیا؟

۸۔ نچوم کا یہ انجام کیوں ہوا؟

۹۔ ''ہر انسان کی طرح نچوم کے حصے میں بھی دو گز زمین ہی آئی'' اس جملے سے آپ کیا نتیجہ نکالتے ہیں؟

نیچے دیے گئے محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

غم کھانا باچھیں کھلنا ہاتھوں ہاتھ لینا زندگی کا آفتاب غروب ہونا

واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنایئے:

رقم تحفے مطلب اطراف شرط اعتراض ٹوپی

احساس منظر سیٹیاں انگلیوں حرکت کھونٹیاں

صحیح جملے پر صحیح (✓) اور غلط پر غلط (✗) کا نشان لگایئے:

۱۔ بوڑھی عورت نے اپنی زمین بیچنے کا ارادہ کیا۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

صرف پڑھنے کے لئے

ہماری خواہش

سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے

وقت آنے دے بتادیں گے تجھے اے آسماں
ہم ابھی سے کیا بتائیں کیا ہمارے دل میں ہے

آج مقتل میں یہ قاتل کہہ رہا ہے بار بار
کیا تمنائے شہادت بھی کسی کے دل میں ہے

اب نہ اگلے ولولے ہیں اور نہ ارمانوں کی بھیڑ
ایک مٹ جانے کی حسرت اب دلِ بسملؔ میں ہے

-بسملؔ عظیم آبادی

-☆-

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

۱۰۔ سردار کی ٹوپی اور نجوم کے بیچ .... کا فاصلہ باقی رہ گیا تھا۔

☆ سات دن اور سات رات کا سفر طے کر کے ان کی گھوڑا گاڑی باشکروں کے علاقے میں پہنچ گئی۔

اوپر دیئے گئے جملے میں دن اور رات کے ساتھ سات کا عدد ظاہر ہوا ہے۔ ایسا اسم جس کے ساتھ اس کی تعداد معلوم ہو صفت عددی کہلاتا ہے۔ جیسے چوتھا پہر، تیسرا گھر، چھ گھوڑے وغیرہ۔ اس کے علاوہ کئی، چند، بعض، سب، کل، بہت، بہت سے، تھوڑا، تھوڑے، کم، کچھ وغیرہ بھی اسم کی تعداد کی جانب اشارہ کرتے ہیں۔

پانچ ایسے جملے بنایئے جن میں صفت عددی کا استعمال ہوا ہے۔

ان لفظوں کے متضاد لکھیے :

اطمینان زرخیز موجود بوجھل دھندلا غروب

غور کرنے کی بات :

☆ یہ کہانی روس کے مشہور مصنف ٹالسٹائی کی ہے۔ ٹالسٹائی عالمی شہرت رکھنے والے ادیب تھے۔ اُنہوں نے کئی ناول اور افسانے لکھے ہیں۔ ان کے ناول ''جنگ اور امن'' کو سب سے زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی۔ ان کی تحریروں میں اصلاحی پہلو بہت نمایاں ہے۔

☆ اس کہانی میں 'نجوم' نام کے ایک کردار کے ذریعے یہ بتانے کی کوشش کی گئی ہے کہ انسان حرص وہوس میں پھنس کر کس طرح اپنا نقصان کر بیٹھتا ہے۔

خود سے کرنے کے لیے

روزمرہ بول چال میں استعمال ہونے والے کچھ محاوروں کی ایک فہرست بنایئے۔

-☆-

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

واپس لانے کی ہمت کرتے۔ مگر بیگم حضرت محل چپکی نہیں بیٹھ سکیں۔ انہوں نے اپنے بیٹے کو تخت پر بٹھایا اور انگریزوں کے خلاف اِعلان جنگ کردیا۔ انگریزی فوج سے مُقابلہ کرنے کے لیے انہوں نے دہلی کے تاجدار بہادر شاہ ظفر، نانا صاحب پیشوا اور مولوی احمد اللہ شاہ سے مدد مانگی۔ احمد اللہ شاہ کی مدد سے اُنہوں نے گیارہ دن کے اندر اندر اودھ کو اپنے قبضے میں کرلیا۔

بیگم حضرت محل بہت ہی سرگرم خاتون تھیں۔ اُنہوں نے محل کی عورتوں کا ایک فوجی گروہ تیار کیا تھا۔ محل کی لونڈیاں، باندیاں اُن کی نگرانی میں روز قواعِد کیا کرتی تھیں۔ انہوں نے جاسوس عورتوں کی بھی ایک جماعت تیار کی تھی۔ ان کی ماتحتی میں اودھ کی بہت سی عورتیں مردانہ لباس پہن کر اور ہتھیار سجا کر جنگ کرتی تھیں۔ بیگم حضرت محل جنگ کے مختلف مورچوں پر عام فوجیوں کے ساتھ شریک ہوکر جنگ کرتی تھیں۔ ان کی موجودگی کی وجہ سے آزادی کے متوالوں کا جوش بڑھتا گیا۔ اس طرح پونے دو برس تک اودھ کی آزادی کی جنگ جاری رہی۔

انگریزی فوج کے جنرل اوٹرم نے پیغام بھجوایا کہ اگر بیگم جنگ روک کر معافی نامہ داخل کردیں تو کمپنی کی طرف سے برجیس قدر کی تخت نشینی پر غور کیا جائے گا۔ غیرت مند اور خوددار بیگم حضرت محل نے انگریزوں کی اس شرط کو ماننے سے انکار کردیا اور جنگ جاری رکھی۔ اسی زمانے میں انگلستان کی ملکہ وکٹوریہ نے عام اعلان کیا جو حکمراں اور فوجی رہنما معافی مانگ لیں ان کی جان بخشی کی جائے گی۔ بیگم حضرت محل نے اپنے سپاہیوں کو جمع کیا اور جوش سے بھری ایک تقریر کی اور کہا ملکہ وکٹوریہ کی بات سے دھوکے میں نہ آئیں۔ آزادی کی جدوجہد جاری رکھیں۔

لیکن قسمت نے بیگم حضرت محل کا ساتھ نہ دیا۔ انگریزوں کے مقابلے میں ہر جگہ ہندوستانیوں کو شِکست ہو رہی تھی۔ جنگ آزادی کے سب رہنما ایک ایک کرکے یا تو مارے جاچکے تھے یا گرفتار ہو رہے تھے۔ ایسی حالت میں اکیلی حضرت محل کے لیے انگریزوں کا مقابلہ کرنا ممکن نہیں تھا۔ وہ اپنے کچھ وفادار ساتھیوں کو لے کر لکھنؤ سے نیپال کی طرف روانہ ہوگئیں۔ نیپال کے راجہ نے انگریزوں

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

کے خلاف بیگم کی مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ صرف اتنا کیا کہ بیگم حضرت محل اور ان کے بیٹے برجیس قدر کو پناہ دے دی مگر بیگم کے ساتھیوں کو نیپال میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ملی۔ تھوڑے ہی دن میں وہ سب تتر بتر ہو گئے۔

بیگم حضرت محل کے لکھنؤ چھوڑتے ہی اودھ پر انگریزوں کا پورا قبضہ ہو گیا۔ جلد ہی انگریز سارے ہندوستان پر قابض ہو گئے۔ اس موقع پر بیگم حضرت محل کو بھی معافی کا پَروانہ بھیجا گیا اور کہا گیا کہ وہ فیض آباد، لکھنؤ یا جہاں جی چاہے رہ سکتی ہیں۔ لیکن جس وطن میں آزاد رہ کر زندگی گزاری تھی وہیں جا کر غلامی کی فضا میں سانس لینا بیگم حضرت محل نے پسند نہیں کیا۔ نیپال ہی میں گُمنامی کی زندگی گزار کر اِنتقال کیا۔

نیپال کی راجدھانی کٹھمنڈو کے ایک ویران سے گوشے میں بیگم حضرت محل کی قبر ہے۔ جو دیکھنے والوں کو آج بھی اُس پہلی جنگ آزادی کی کہانی سناتی ہے اور بتاتی ہے کہ مادرِ ہند کی بیٹیاں بھی خودداری، بہادری اور عزم و استقلال میں کسی سے کم نہیں ہوتیں۔ (ماخوذ)

-☆-

مشق

پڑھیے اور سمجھیے

ولی عہد — حکومت کا وارث۔ شہزادہ

نظر بند کرنا — قیدی بنانا۔ نگرانی میں رکھنا

مولوی احمد اللہ شاہ — ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے ایک مجاہد

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

بہادر شاہ ظفر	-	آخری مغل بادشاہ
سرگرم	-	مستعد، پرجوش، مشغول
تخت نشینی	-	تخت پر بیٹھنا، بادشاہ ہونا
تتر بتر ہونا	-	ادھر ادھر ہونا، بکھر جانا
گوشہ	-	کونا
مادر	-	ماں
عزم	-	ارادہ
استقلال	-	مضبوطی سے قائم رہنا

غور کرنے کی باتیں:

ہندوستان کی آزادی کے لئے جن لوگوں نے اپنا خون بہایا اور تخت و تاج چھوڑا، اُن میں سے ایک اہم ہستی "بیگم حضرت محل" کی ہے۔ اِس سبق سے ہمیں بیگم حضرت محل کے کردار کی بہت سی خوبیوں کا پتہ چلتا ہے۔ اُس زمانے میں جب عورتوں کو گھر سے نکلنا بھی منع تھا بیگم حضرت محل اپنے وطن کو آزاد کرانے کے لیے نہ صرف گھر سے باہر نکلیں بلکہ جنگ میں مردوں کے شانہ بشانہ حصہ لیا۔

سوچئے اور بتایئے:

۱۔ بیگم حضرت محل کون تھیں؟

۲۔ اودھ کی جنگ آزادی میں عورتوں کا کیا حصہ ہے؟

۳۔ بیگم حضرت محل لکھنؤ چھوڑ کر نیپال کیوں گئیں؟

۴۔ ایسٹ انڈیا کمپنی ہندوستان میں کیوں قائم ہوئی تھی؟

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

واحد الفاظ کی جمع لکھیے:

بیگم خطاب انتظام اعلان عزم قدر

اِن لفظوں کی ''ضد'' لکھیے:

آزادی جنگ بہادر بلند مادر شکست

اِن لفظوں سے جملے بنایئے:

اجازت داخل قبضہ فتح سپاہی معافی

اِن سوالوں کے جواب دیجیے:

۱۔ ایسٹ انڈیا کمپنی نے واجد علی شاہ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

۲۔ اودھ کو آزاد کرانے کے لیے بیگم حضرت محل نے کن لوگوں سے مدد لی؟

۳۔ ایسی دو مثالیں دیجیے جن سے بیگم حضرت محل کی بہادری اور حب الوطنی کا پتہ چلتا ہے۔

خالی جگہوں کو دیے ہوئے الفاظ سے بھریئے:

۱۔ ہندستان کی.......... جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں لڑی گئی (پہلی / دوسری)

۲۔ واجد علی شاہ نے اپنی..........کو ''حضرت محل'' کا خطاب دیا (بیٹی / بیوی)

۳۔ نیپال کی راجدھانی..........میں بیگم حضرت محل کی قبر ہے (کھٹمنڈو / وراٹ نگر)

۴۔ کمپنی نے واجد علی شاہ کو کلکتہ میں..........کر دیا (کمر بند / نظر بند)

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

پچھلے سبق میں آپ نے فعل مجہول کے بارے میں جانا۔ یہاں فعل معروف کے متعلق بتایا جارہا ہے۔ فعل معروف وہ ہے جس میں کام کرنے والا یعنی فاعل موجود ہو اور اس کا (فاعل) کا اثر کسی دوسری چیز یا آدمی پر پڑتا ہو جیسے احمد نے نوکر کو مارا۔ یہاں احمد کے کام کا اثر نوکر پر پڑا ہے۔

ایسی ہی دو مثالیں اپنی کتاب سے تلاش کرکے لکھیے۔

خود سے کرنے کے لیے

پہلی جنگ آزادی کے پانچ شہیدوں کی تصویریں اپنے اسکریپ بک میں جمع کیجیے۔
اور ان کے نام لکھیے۔

بیگم حضرت محل کی طرح ایک بہادر خاتون نے جنگ آزادی میں حصہ لیا ان کا نام رانی لکشمی بائی تھا۔ لکشمی بائی کی زندگی کے بارے میں دس سطریں لکھیے۔

-☆-

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

دادی اماں مان جاؤ

کردار:	دادی اماں	-	ایک بزرگ عورت
	اماں	-	بچوں کی والدہ
	بنگالن	-	گھر میں کام کرنے والی
	محمدی	-	پھوپھی
	ثمینہ	-	گھر کی بچیاں
	فہمینہ	-	گھر کی بچیاں
	روبینہ	-	گھر کی بچیاں

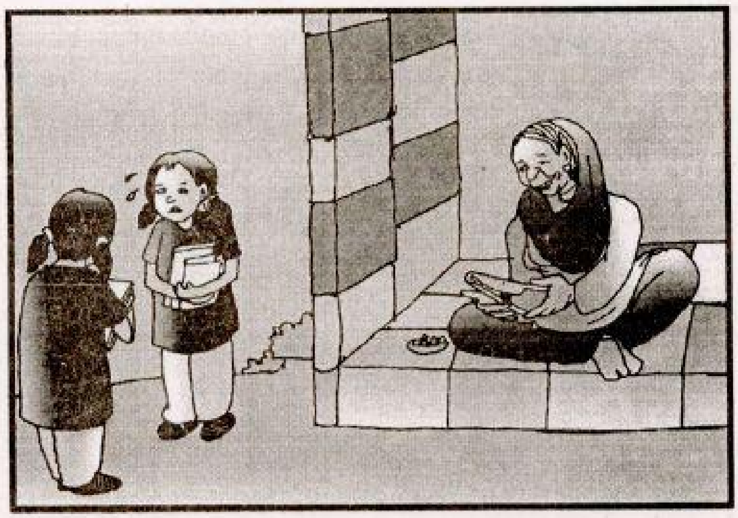

(گھر کا آنگن۔ آنگن کے بعد بڑا سا دالان، دالان کی داہنی دیوار کے سہارے گاؤ تکیے سے ٹکی ہوئی دادی سروتے سے سپاری کاٹ رہی ہیں پان سے بھرا منھ چل رہا ہے۔)

دادی: اری ثمینہ بیٹی دیکھ میری سُپاری ختم ہوگئی ہے ذرا لپک کر نکڑ کی دکان سے ایک روپے

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

کی سپاری تو لے آ۔

ثمینہ: دادی تمہیں تو پتہ ہے کہ ابّا نے میرا دکان پر اور بازار میں جانا بند کر دیا ہے۔ اور پھر ایک روپے کی سپاری بھی تو نہیں ملتی۔

دادی: اری آگ لگے اس موئی مہنگائی کو۔ فہمینہ کہاں ہے اُسے بھیج، اُسی سے منگوا لیتی ہوں۔

فہمینہ: دادی مجھے اسکول کے لیے دیر ہو رہی ہے۔ تم روبینہ سے منگا لو۔

دادی: اری بیٹا روبینہ ذرا نکڑ کی دکان سے ایک روپے کی سپاری لے آ۔

روبینہ: مجھے بھی اسکول کے لیے دیر ہو رہی ہے کسی اور سے منگوا لو...... (اماں سے) اماں! میری چوٹی باندھ دو نا، دیر ہو رہی ہے۔

دادی: اری کمبخت...... تمہارے باوا نے تینوں کا داخلہ کرا دیا اسکول میں، ایک بھی میرے کام کی نہیں ہے.......... جسے دیکھو اسکول بھاگے جا رہی ہے۔ (غصہ سے) ستیاناس ہو اس پڑھائی کا۔ اری کیا ملے گا اس پڑھائی سے۔ (تینوں کو گھورتے ہوئے) جسے دیکھو سکول، سکول، سکول۔

روبینہ: اماں اتنی دیر سے کہہ رہی ہوں میری چوٹی باندھ دو۔

اماں: دیکھو میں ناشتہ بنا رہی ہوں۔ (آلو چھیلتے ہوئے) ثمینہ تم اُس کی چوٹی باندھ دو۔

دادی: (اماں کی طرف دیکھتے ہوئے) اے دلہن اب ثمینہ کو بھی گھر بٹھا لو، جب اس کا دکان پر جانا بند کرا دیا تو سکول سے بھی اٹھا لو۔ اتنی بڑی ہو گئی پھر بھی نہ طریقہ نہ سلیقہ جس گھر جائے گی ہماری ناک کٹوائے گی۔

ثمینہ: جسے دیکھو میرے ہی پیچھے پڑا ہے.......... ہونہہ ابھی دسویں جماعت میں گئی ہوں۔ ابھی سے گھر بٹھا لو۔ مجھے گھر بٹھا کر کیا ملے گا؟

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

(پیچھے کے دروازے سے کام کرنے والی بنگالن داخل ہوتی ہے۔ آنگن میں کپڑوں کا ڈھیر لگا ہے ایک طرف بہت سارے جھوٹے برتن پڑے ہوئے ہیں وہ ان کے پاس آکر کھڑی ہو جاتی ہے۔)

بنگالن: ام تمہارے گھر کا کام نہ کرے گی۔ اتنی ساری کپڑا اتنی ساری برتن نہ دھوئے گی۔

دادی: یہ بھی سکول کی پڑھی لکھی ہے...... کلے دراز کہیں کی! اری ذرا شکل تو دیکھ لے اپنی آئینہ میں۔

اماں: دھولے بہن دھولے کپڑے زیادہ نہیں ہیں۔ سب چھوٹے چھوٹے کپڑے ہیں۔

بنگالن: تم روز یہی بولتا کہ چھوٹی چھوٹی کپڑا ہے۔ کوئی چھوٹی کپڑا نہیں اور سب گندہ بھی بہت ہے (ایک گندہ کپڑا اٹھا کر) اس کی تو میل بھی نہیں چھوٹے گی۔

اماں: کبھی کم کپڑے بھی تو ہوتے ہیں آج اگر زیادہ ہو گئے تو کون سی آفت آگئی۔

روبینہ: اماں اے بی دیکھنا میری چوٹی باندھ دو نا۔

اماں: (روبینہ کو دھکا دیتے ہوئے بنگالن سے) اچھا کپڑے وپڑے رہنے دے اس کی چوٹی باندھ دے۔

بنگالن: ادھر آؤ ام تمہارا جوڑا بنائے گی۔ اک دم شُندر شُندر۔

ثمینہ: رہنے دے بنگالن جوڑا بنانے کو۔ روبینہ ادھر آ میں بنا دیتی ہوں تیری چوٹی...... اچھا ایک منٹ رک میں ذرا کپڑے پریس کر کے آتی ہوں۔ پھر بنا دوں گی۔

بنگالن: آج ام دھو لیتی ہے۔ کل سے جاستی کپڑا نہیں دھوئے گی (کپڑے دھونے بیٹھ جاتی ہے۔) کل سے جاستی کپڑا ہوگا تو اوپر سے پیسہ لگے گا ہاں۔

دادی: ہاں ہمارے ہی گھر سے عمر بھر کی روٹیاں سیدھی کرنا۔

اماں: فہمینہ اپنے ابا کو اٹھا دے چائے بن گئی ہے۔

فہمینہ: اماں نہ تو میرے کپڑے پریس ہوئے ہیں اور نہ ابھی تک جوتے پالش ہوئے ہیں ایسے اسکول جاؤں گی تو ہماری پی۔ ٹی میڈم ڈانٹیں گی۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)